© rasailojarai.com

دارالافتاء

مولانا مفتی حافظ ثناء اللہ خاں مدنی
شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

آسمان وزمین کی تخلیق کے دن؟ معراج کی رات قلم کی آواز؟ دانتوں کی صفائی کے بارے میں چند سوالات

نماز میں سر ڈھانکنا؟

❁ **سوال:** رسول کریم ﷺ کا سر ڈھانکنے کے سلسلہ میں کیا معمول تھا؟ کیا آپؐ ہمیشہ ننگے سر نماز پڑھتے تھے یا سر ڈھانک کر؟ ان ہر دو اعمال میں سے کون سا عمل سنتِ نبویؐ کے زیادہ قریب ہے یا اجر وثواب کے لحاظ سے کون سا عمل دوسرے سے بڑھ کر ہے؟ (ماسٹر لال خان)

جواب: رسول اللہ ﷺ کے قول وعمل سے دونوں طرح نماز پڑھنا ثابت ہے:

أن النبي ﷺ صلى في ثوب واحد قد خالف بين طرفيه

''نبی ﷺ نے ایک ہی کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی جس کے پڑھنے کی صورت یہ تھی کہ کپڑے کے دونوں سرے اُلٹے کرکے دوسرے کندھے پر ڈال لیے۔'' (صحیح بخاری:۳۴۱)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سر ننگا تھا۔ نیز بلوغ المرام باب شروط الصلاۃ میں ارشادِ نبویؐ ہے کہ جب کپڑا فراخ ہو تو اوڑھ لے، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں اوڑھنے کا طریقہ بتایا ہے کہ کپڑے کی دونوں طرفین خلاف طور پر کرے۔ (متفق علیہ) یہ قولی حدیث کی مثال ہے، جبکہ پہلی حدیث کا تعلق عمل سے ہے۔ اس بارے میں وارد تمام احادیث کی روشنی میں یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ سر ڈھانک کر یا ننگے سر نماز پڑھنے کا جواز ہے، کسی ایک جانب کو ترجیح دینا بلا دلیل ہے، تاہم شریعت میں عورت کے لئے سر ڈھانکنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ننگے سر اس کی نماز نہیں ہوتی۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے: أن النبي ﷺ قال لا يقبل الله صلاة حائض إلا بخمار (بلوغ المرام: باب شروط الصلاة)

''اللہ تعالیٰ بالغہ عورت کی نماز بلا اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا۔''

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مرد کے لئے نماز میں سر ڈھانکنا ضروری نہیں، اس کو دونوں طرح اختیار ہے۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں اجر وثواب برابر ہے، تفریق کی کوئی وجہ نہیں۔

نماز میں مقتدی کی قراءت رہ جائے تو......

❁ **سوال:** ایک شخص نے ظہر کی نماز کے لئے تکبیر کہی۔ نماز پڑھنے کے بعد جب امام نے سلام پھیرا تو یہی شخص پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میری پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ رہ گئی تھی، اس لئے میں وہ رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ سوال طلب امر یہ ہے کہ کیا تکبیر کہنے والے کا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہونا درست ہے؟

جواب : ایسے تساہل پر رکعت لوٹانے کی ضرورت نہیں جس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ مغرب کی پہلی رکعت میں قراءت کرنا بھول گئے اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ دو دفعہ پڑھ بیٹھے۔ نماز سے فراغت کے بعد انہوں نے سجودِ سہو کیے۔

ایک اور موقع پر وہ کلی طور پر مغرب کی نماز میں قراءت کرنا بھول گئے تو نماز دوبارہ پڑھائی اور ساتھ یہ فرمایا کہ لا صلاۃ لیست فیها قراءۃ (فتح الباری:۳/۹۰) ''وہ نماز ہی نہیں جس میں قراءت نہیں۔'' حضرت عمرؓ کے دونوں واقعات سے معلوم ہوا کہ بالکل قراءت نہ کرنے کی صورت میں تو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی، البتہ کچھ کمی کی صورت میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف سجودِ سہو پر اکتفا ہوسکتا ہے، لیکن مقتدی ہونے کی صورت میں میرے خیال میں اس کی بھی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

بلند آواز سے آمین کہنا؟

❁ **سوال:** کیا کسی صحیح حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ پیغمبر اسلام کے پیچھے اونچی آواز میں آمین کہتے تھے؟

جواب: ہاں احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرامؓ آپؐ کی اقتدا میں آمین بآوازِ بلند پکارتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ''عبداللہ بن زبیرؓ اور ان کے مقتدی اتنی بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے کہ مسجد گونج اُٹھتی تھی۔'' (بخاری؛ کتاب الاذان، باب جهر الامام بالتأمین)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إذا أمّن الإمام فأمّنوا»